RAHAT-UL-QULOOB

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.rahatulquloob.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے شیوخ حدیث: تعارفی و تجزیاتی مطالعہ

Shaykh Shihāb Ul-Dīn Umar Suhrawardī's Shayookh-e-Hadith: Introductory and Analytical Study

AUTHORS

1. Syed Muhammad Ahmad Saeed Shah, Ph.D Scholar, Islamic Studies, GC University Lahore, Pakistan. Email:ahmadsaeedshah82@gmail.com
2. Dr. Muhammad Abid Nadeem, Associate Professor, GC University Lahore, Pakistan. Email: muhammadabid36@hotmail.com

How to Cite: Syed Muhammad Ahmad Saeed Shah, and Dr. Muhammad Abid Nadeem. 2022. "URDU: شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے شیوخ حدیث: تعارفی و تجزیاتی مطالعہ: Shaykh Shihāb Ul-Dīn Umar Suhrawardī's Shayookh-E-Hadith: Introductory and Analytical Study". *Rahat-Ul-Quloob* 6 (1), 61-78. https://doi.org/10.51411/rahat.6.1.2022/348.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/348

Vol. 6, No.1 || Jan–Jun 2022 || URDU-Page. 61-78

Published online: 01-01-2022

QR. Code

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے شیوخ حدیث: تعارفی و تجزیاتی مطالعہ

Shaykh Shihāb Ul-Dīn Umar Suhrawardī's Shayookh-e-Hadith: Introductory and Analytical Study

سید محمد احمد سعید شاہ[1] محمد عابد ندیم[2]

ABSTRACT

Sufism as a tradition started from the very early age of Islam and is still alive movement in the society. The sufi doctors, not only imparted a social welfare teaching of Islam but also the self-purification in quite a psychological way. This path was paved through the knowledge which these Sufis possessed. All the heads of Sufi orders had a charisma in terms of spiritual status and they were also as a man of letters. This owes to the persons from which they got knowledge and self-purification. As mentors are always the pavers of the road to move forward, the sufi masters spent not only a long time in the company of such people, but also got benefit from a large number of scholars. Similar is the case of Shaykh Shihāb al-Dīn 'Umar al-Suhrawardī, the second great sufi of Suharwardī order. This article is focused to discuss his mentors and their contributions in the field of Hadith. His chain to transmit Prophetic traditions through these personalities has also been traced and his teachers in the field of hadith have been introduced.

Keywords: Shaykh Shihāb al-Dīn 'Umar al-Suhrawardī, Suhrawardī, Hadith Sciences, Certification, Mysticism.

انبیاء کو اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے مبعوث فرماتا رہا۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوگیا۔ اب یہی ذمہ داری علماء و صلحاء امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء نے نبھائی۔ صلحاء جو کہ عرف میں صوفیہ کے نام سے موسوم ہیں ان کا اصلاحِ اُمت میں اہم کردار ہے۔ صوفیہ کے متعلق معروف یہ ہے کہ وہ اصحاب حال ہوتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت وہ اصحاب قال و حال دونوں ہوتے ہیں۔ اکابر صوفیہ کے احوال کے مطالعہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ وہ اپنے عہد کے جید عالم دین بھی تھے۔ وہ قرآن و حدیث اور فقہ پر کامل دسترس بھی رکھتے تھے۔ وہ تزکیہ باطن کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کے اسرار و رموز بھی بیان کرتے تھے۔ وہ مایہ ناز مفسر، محدث اور فقیہ بھی تھے۔ ان اصحاب تصوف کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی آشکار ہو جاتی ہے کہ ان کی کتب محض کشف و کرامات کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ ان میں قرآنی آیات و احادیث نبویہ سے جابجا استشہادات موجود ہیں۔ در حقیقت تصوف- و شریعت جدا جدا نہیں ہیں بلکہ دونوں کا باہمی تعلق ہے۔ قرآن و حدیث اور فقہ پر عبور کے بغیر تصوف بے معنی ہے۔ اسی سبب سے صوفیہ متقدمین منازلِ سلوک طے کرنے سے قبل قرآن و حدیث اور علوم فقہ سیکھتے تھے۔ اسی طبقہ میں سے ایک نمایاں نام حضرت شہاب الدین عمر سہروردی کا ہے۔ وہ صوفی ہونے کے ساتھ مفسر، محدث اور فقیہ بھی تھے۔

استاد معمار قوم ہوتا ہے۔ نوخیز بچے سے لے کر کامیاب فرد بننے تک کا سفر استاد ہی کا مرہون منت ہوتا ہے۔ استاد مثل چراغ ہے جو

جہالت کی تاریکی دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔ دیگر مذاہب و اقوام کے مقابلے میں اگر اسلام میں استاد کے مقام و مرتبہ کا ذکر کیا جائے تو اسلام استاد کو بہت زیادہ عزت و تکریم دیتا ہے بلکہ اسے روحانی باپ کا درجہ دیتا ہے اور متعدد ارشادات نبوی ﷺ میں قرآن و حدیث کا علم سیکھانے والوں کے فضائل و مناقب کا بیان ملتا ہے۔ کسی بھی کامیاب شخص کے پیچھے اساتذہ کی بہترین تربیت کار فرما ہوتی ہے جو اسے پستیوں سے نکال کر بلندیوں تک لے جاتے ہیں۔ معاشرہ کی اصلاح اور مستقبل کی بہتر پلاننگ کروانے کا کام بھی استاد ہی سرانجام دیتا ہے۔ استاد معاشرتی مسائل اور مستقبل میں پیش آمدہ الجھنوں کا ادراک رکھتا ہوتا ہے۔ وہ اپنے طلباء کو ان سے آگاہ کرتا ہے اور ان سے نپٹنے کے گُر سکھاتا ہے۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے اچھا معاشرہ بھی تشکیل پاتا ہے اور معاشرہ میں رہنے والوں کا مستقبل بھی سنور جاتا ہے۔ گویا فرد واحد سے لے کر پورے معاشرے کے مسائل کا حل نکالنے اور بہتر مستقبل ترتیب دینے میں استاد کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اور استاد اپنے شاگردوں کو اس قابل بنا دیتا ہے جو اصلاح معاشرہ میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ ایسی ہی عظیم شخصیات جنھوں نے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی تربیت کی اور علم حدیث سے بہرہ ور کیا۔ شیخ کا نام عمر بن محمد ابن عبداللہ ہے۔[1] آپ کی تاریخ و جائے ولادت کے متعلق علامہ سبکی لکھتے ہیں:

ولد فی رجب سنۃ تسع و ثلاثین و خمس مائۃ بسھرورد۔[2] "آپ رجب 539ھ کو سہرود[3] میں پیدا ہوئے۔"

اسی نسبت سے آپ سہروردی مشہور ہوئے۔ نسبی لحاظ سے حضرت ابو بکر صدیق کی اولاد سے تھے[4]۔ آپ فقہ شافعی کے پیروکار تھے اور تصوف میں سلسلہ سہروردیہ کے بانی شیوخ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ کم سنی میں والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ اپنے چچا اور شیخ طریقت شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی کی سرپرستی میں پروان چڑھے۔ آپ متعدد علوم میں مہارت رکھتے تھے جن میں حدیث اور فقہ پر دسترس زیادہ نمایاں ہیں۔ ان علوم کے حصول کے لیے آپ نے متعدد شیوخ کے حضور زانوئے تلمذ تہ کیے۔ زیرِ نظر سطور میں آپ کے اساتذہ حدیث کا ذکر کیا جائے گا۔ آپ نے یکم محرم 632ھ کو وفات پائی۔ ابن الدمیاطی لکھتے ہیں:

توفی ببغداد فی لیلۃ الأربعا مستھل محرم سنۃ اثنتین و ثلاثین و ستمائۃ و دفن بالوردیۃ۔[5]

تذکرہ نگاروں نے آپ کے اساتذہ حدیث کی تعداد مختلف بیان کی ہے۔ ذہبی نے شیخ کے اساتذہ حدیث دس ذکر کیے ہیں۔[6] لیکن "مشیخۃ شیخ سہروردی" میں آپ کے پندرہ اساتذۂ حدیث بیان کیے گئے ہیں۔ "A. J. Arberry" لکھتے ہیں:

"The author gives the names of fifteen of his teachers."[7] مصنف نے اپنے پندرہ اساتذہ کے نام ذکر فرمائے ہیں۔

ان کے اسماء حسب ذیل ہیں: ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی، ابو المظفر ہبۃ اللہ بن احمد بن محمد الشبلی، ابو الفتح محمد بن عبد الباقی، ابو زرعہ طاہر بن محمد بن طاہر، القاضی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ البیضاوی، ابو بکر احمد بن المقرب بن الحسین الکرخی، ابو القاسم یحیی بن ثابت بن بندار بن ابراہیم بقال، ابو محمد عبد اللہ بن منصور بن ہبۃ اللہ الموصلی، ابو المعمر عبد اللہ بن سعد بن الحسین بن الحاطر، ابو بکر سلامہ بن احمد عبد المالک بن الصدر، ابو الفتح یوسف بن محمد بن مقلد الدمشقی، القاضی ابو الرشید احمد بن محمد بن القاسم الابھری، القاضی ابو رجب سالم بن عبد السلام علوان بوازجی، ابو القاسم عبد اللہ بن عمر بن محمد بن الظریف بلخی اور بشریٰ / بشارۃ بن الرئیس ابی السعادۃ مسعود بن موھب۔

ان محدثین کرام کا سوانحی خاکہ درج ذیل ہے:

1: ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی

آپ کا نام عبدالقاہر اور آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ سہرورد میں تقریباً490ھ میں پیدا ہوئے۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ولد تقریبا فی سہرورد فی سنۃ تسعین و أربع مائۃ[8]۔ بچپن سہرورد میں گزارا۔ بعد ازاں بغداد تشریف لے آئے۔

یاقوت حموی لکھتے ہیں: قدم بغداد وھو شاب[9]۔ "عالم شباب میں بغداد تشریف لائے۔"

بغداد میں تحصیل علم کیا اور مختلف علوم کی تحصیل کے لیے متعدد اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے۔ حکم شمس اللہ قادری لکھتے ہیں: "تحصیل علم کے لیے بغداد آئے۔ مسندِ عراق ابو علی محمد بن سعید بن نبہان المتوفیٰ 511ھ اور ابو محمد عبدالخالق زاہر بن طاہر الشحامی المتوفیٰ 549ھ سے حدیث پڑھی"[10]۔ ابن اثیر آپ کے تحصیل علم کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تفقہ بالنظامیہ علی أسعد المھینی۔۔۔ و سمع الحدیث من ابی علی محمد بن سعید بن نبہان وغیرہ۔[11]

ترجمہ: مدرسہ نظامیہ میں اسعد المہینی سے فقہ سیکھی۔۔۔ اور ابو علی محمد بن سعید بن نبہان وغیرہ سے سماعِ حدیث کیا۔

شیخ ابو النجیب شافعی المسلک تھے اور ان کا فقہ شافعی کے آئمہ میں شمار ہوتا ہے[12]۔ "ونسبت وی در طریقت بشیخ احمد غزالی است"[13] "طریقت میں آپ کی نسبت شیخ احمد غزالی (برادرِ خورد امام محمد غزالی) سے ہے"۔ اگرچہ آپ کی طریقت میں نسبت شیخ احمد غزالی سے تھی لیکن آپ نے دیگر صوفیہ سے بھی روحانی فیض حاصل کیا جن میں شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ حماد الدباس کے نام نمایاں ہیں۔

آپ مدرسہ نظامیہ میں مسند تدریس و افتاء پر متمکن ہوئے اور تشنگانِ علم کو سیراب کرتے رہے۔ امام یافعی نے عرصہ تدریس دو سال تحریر کیا ہے[14]۔ بعد ازاں آپ نے ہجوم و ہنگامہ سے پہلو تہی اختیار فرمالی اور خلوت نشین ہوگئے۔ کچھ عرصہ عزلت نشینی کے بعد واپس لوٹ آئے اور بغداد کے مغربی حصہ میں دجلہ کے کنارے رباط قائم فرمائی اور خلق خدا کو علوم ظاہری و باطنی سے بہرور فرمانے لگے[15]۔ آپ کا وصال 17 جمادی الاخریٰ 563ھ جمعہ کے دن بوقت عصر ہوا اور اگلے روز صبح کے وقت آپ کو آپ کی رباط میں دفن کیا گیا[16]۔ شیخ ابو النجیب نے اپنی سند سے متعدد احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت فرمائی ہیں۔ جنہیں آپ کے تلامذہ نے آپ سے روایت کیا۔ ان تلامذہ میں سے ایک نمایاں نام شیخ عمر بن محمد سہروردی (شہاب الدین سہروردی) کا ہے جنہوں نے اپنی تصنیف لطیف "عوارف المعارف" میں بہت سی احادیث شیخ ابو النجیب کی سند سے ذکر کی ہیں۔ ذیل میں "مشیخۃ" میں جو احادیث مذکورہ ان میں سے بطور نمونہ ایک حدیث پیش کی جاتی ہے:

اخبرنا الشیخ الامام شیخ الاسلام عمی ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ المعروف بعمویہ ابن سعد بن الحسین بن القاسم بن علقمہ بن النضر بن معاذ بن عبدالرحمن بن ابی بکر القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق من لفظہ وھو اوّل حدیث سمعتہ منہ اخبرنا ابو حامد احمد بن محمد بن بلال وھو اوّل حدیث سمعتہ منہ عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبداللہ بن عمرو بن العاص عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ الراحمون یرحمھم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔[17]

ترجمہ: (شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کہتے ہیں) شیخ امام شیخ الاسلام میرے چچا ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن

محمد بن عبد اللہ المعروف عمویہ۔۔۔نے ہمیں اپنے الفاظ سے بیان کیا۔ یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"رحم کرنے والوں پر رحمن رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

یہ پہلی روایت ہے جو شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے اپنے چچا سے سُنی ہے اور اس روایت میں مفرد بات یہ ہے کہ اس کی سند کے آخری راویوں کے علاوہ تمام رواۃ نے اپنے شیخ سے اس حدیث کو پہلی بار سماعت کیا ہے۔

2: ابو المظفر ہبۃ اللہ بن احمد بن محمد الشبلی

ھبۃ اللہ بن احمد الشبلی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے دوسرے استاذِ حدیث ہیں یہ ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ذہبی لکھتے ہیں:"ولد سنۃ سبعین و اربع مائۃ"[18]۔ شیخ ھبۃ اللہ نے جن اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا ذہبی نے ان یہ اسماء ذکر کیے ہیں:

سمع ایضا من ابی الغنائم بن ابی عثمان، و طراد بن محمد الزینبی، ابی نصر بن المجلی۔[19]

ترجمہ: شیخ ابو المظفر ہبۃ اللہ نے ابو الغنائم بن ابی عثمان، طراد بن محمد الزینبی اور ابو نصر بن المجلی سے حدیث کا سماع کیا۔

آپ نے علم حدیث سیکھ کر حلقۂ درس قائم کیا جس میں علم حدیث کے شائقین نے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ جن حضرات نے آپ سے حدیث کا سماع کیا ان کے اسماء حسب ذیل ہیں: حدث عنه: احمد بن الصالح الجیلی و الجیلی و ابوبکر الباقدرائی، ابو العلا العطار و عبد المغیث بن زھیر و احمد بن طارق، ابو طالب بن عبدالسمیع، و علی بن ابی سعد بن تمیرہ، و ابو الفتوح بن الحصری، و زید بن یحییٰ البَیّعُ و ظفر بن سالم البیطار، و اختہ یاسمین و الشیخ شھاب الدین عمر السھروردی، والنفیس بن کرم، وھبۃ اللہ بن عمر بن کمال القطان وعدۃ۔[20]

ترجمہ: آپ سے احمد بن صالح الجیلی، ابو بکر الباقدرائی، ابو العلاء عطار، عبد المغیث بن زہیر، احمد بن طارق، ابو طالب بن عبد السمیع، علی بن ابی سعد بن تمیرہ، ابو الفتوح بن حصری، زید بن یحییٰ البیّع، ظفر بن سالم بیطار، ان کی بہن یاسمین، شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، نفیس بن کرم، ہبۃ اللہ بن عمر بن کمال قطان اور دیگر حضرات نے حدیث روایت کی ہے۔

ابو المظفر ھبۃ اللہ نے سال 557ھ کے آخری دار بقاء کی طرف رحلت فرمائی[21]۔ شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی نے ابو المظفر ھبۃ اللہ سے جو احادیث روایت کی ان میں سے ایک یہ ہے: و بہ حدثنا عبداللہ وھو البغوی حدثنا ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی حدثنا یحییٰ بن سعید عن شعبہ اخبرنی ابو جمرۃ قال سمعت ابن عباس یقول: قدم وفد عبدالقیس علی رسول اللہ ﷺ فامرھم بالایمان باللہ عزوجل قال: تدرون ما الایمان باللہ عزوجل؟ قالوا: اللہ و رسولہ اعلم، قال: شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وأن محمدا رسول اللہ وإقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکاۃ وصوم رمضان و ان تعطوا الخمس من المغنم۔[22]

ترجمہ: شیخ ابو المظفر ہبۃ اللہ الشبلی نے ہمیں بیان کیا۔۔۔ ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو یہ کہتے سنا کہ بنو عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ آپ نے ان سے پوچھا تم جانتے ہو کہ ایمان باللہ کیا

ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا۔

3: ابو الفتح محمد بن عبدالباقی ابن البطی

ابن البطی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے تیسرے شیخِ حدیث ہیں۔ شیخ ابو الفتح محمد بن عبد الباقی 477ھ میں پیدا ہوئے۔[23] آپ کا نام محمد بن عبد الباقی، ابو الفتح کنیت اور الشیخ الجلیل، العالم الصدوق، مسند العراق القابات ہیں[24]۔ آپ کو متعدد شیوخ حدیث سے سماعت و اجازت حاصل تھی اور آپ کے تلامذہ بھی کثیر تھے۔ ذہبی لکھتے ہیں: "نصر بن محمد بن محمد الزینبی نے آپ کو اجازت حدیث دی۔ اور آپ نے عاصم بن حسن العاصمی، مالک بن احمد البانیاسی، علی بن محمد بن محمد الانباری الخطیب، رزق اللہ التمیمی، عبد اللہ بن علی الد قاق، طراد الزینبی، حسین بن طلحہ النعالی، ابو الفضل بن خیرون، عبد الواحد بن علی، ثابت بن بندار، نصر بن بطر، ابو عبد اللہ الحمیدی سے حدیث کی سماعت کی اور حمد بن احمد الحداد سے کتاب الحلیۃ (مکمل) کی سماعت کی۔ ان کے علاوہ کثیر محدثین سے احادیث کی سماعت کی۔ اور آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں بڑی مقتدر شخصیات شامل ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں: "ابن عساکر، ابن جوزی، ابن اخضر، حافظ عبد الغنی، ابو الفتوح بن الحصری، شیخ موفق، ابراہیم ابن البرنی، شیخ الفخر ابن تیمیہ، شہاب الدین ابو حفص سہروردی۔۔۔ وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کیں۔ آپ سے باجازت آخری روایت کرنے والے رشید بن مسلمہ اور عیسیٰ بن سلامہ الحرانی ہیں۔"[25]

شیخ ابن البطی خلق خدا کی فلاح کے بہت حریص تھے اور ان کے معاصرین انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ شذرات میں ہے: وكان ديّنا، عفيفا، محبا للرواية[26] "وہ (ابن البطی) دین دار، پاک دامن اور حدیث سے محبت کرنے والے تھے۔"

آپ نے 27 جمادی الاولیٰ 564ھ بروز جمعرات وصال فرمایا۔[27] شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے ان سے 2 ربیع الثانی 556ھ بروز جمعہ حدیث کی سماعت کی۔ ان میں سے ایک درج ذیل ہے: اخبرنا محمد بن عبدالباقی اخبرنا مالك بن احمد، حدثنا احمد بن محمد، حدثنا ابراهيم بن عبدالصمد، حدثنا الحسين بن الحسن المروزی حدثنا عبدالله بن المبارك، حدثنا الفضل بن موسیٰ، قال حدثنا عبدالله بن سعيد بن ابی هند عن ابيه عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ "نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس: الصحة الفراغ۔[28]

ترجمہ: محمد بن عبد الباقی نے ہمیں بیان کیا۔۔۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے اکثر لوگ دھوکے میں ہیں ایک صحت دوسرا فراغت۔

4: ابو زرعہ طاہر بن محمد بن طاہر الشیبانی المقدسی

مشیخۂ سہروردی میں شیخ الشیوخ نے اپنے چوتھے استاذِ حدیث شیخ ابو زرعہ طاہر المقدسی کا ذکر کیا ہے۔ شیخ ابو زرعہ مقدسی مقام "رے" پر 481ھ کو پیدا ہوئے۔ ابن نقطہ لکھتے ہیں: "مولده بالری سنة احدی و ثمانين و اربع مائة"[29]۔ شیخ ابو زرعہ کی پیدائش و پرورش "رے" میں ہوئی۔ پھر آپ اپنے والدین کے ہمراہ ہمدان منتقل ہو گئے اور تاحیات وہاں رہائش پذیر رہے۔"[30]

شیخ نے مختلف علاقوں کے شیوخ الحدیث سے درس حدیث لیا جن کے اسماء مع علاقہ ابن نقطہ نے ان الفاظ میں بیان کیے ہیں:

اسمعه ابوه بالری من محمد بن الحسین المقومی و بالدون من عبدالرحمن بن محمد الدونی کتاب السنن لابی عبدالرحمن النسائی و بالکرج مسند الامام ابی عبدالله الشافعی رضی الله عنه من ابی الحسن مکی بن منصور السلار و بهمدان من عبدوس بن عبدالله بن عبدوس و بساوه من ابی عبدالله بن محمد بن احمد بن محمد الکامخی۔[31]

ترجمہ: آپ کے والد نے آپ کو "رے" میں محمد بن الحسین المقومی اور "دون" میں عبدالرحمن بن محمد الدونی سے "کتاب سنن لابی عبدالرحمن النسائی" کا، "کرج" میں "مسند امام ابوعبداللہ شافعی" کا ابوالحسن مکی بن منصور السلار سے، ہمذان میں عبدوس بن عبداللہ بن عبدوس سے اور "ساوہ" میں ابوعبداللہ بن محمد بن احمد بن محمد الکامخی سے سماع حدیث کروایا۔

علامہ ذہبی نے بھی آپ کے شیوخ الحدیث کا تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ آپ سے حدیث روایت کرنے والوں میں بڑی نامور علماء و صوفیہ شامل ہیں ذھبی لکھتے ہیں: آپ (ابوزرعہ) سے احمد بن صالح الجیلی، احمد بن طارق، ابوالفرج ابن جوزی، ابن سمعانی عبدالغنی، ابن قدامہ، ابن اخضر، ابن زبیدی، عبداللطیف بن یوسف، احمد بن یحییٰ البراج، عبدالعزیز بن باقا، مہذب بن فنیدہ، ابوالقاسم علی بن جوزی، ابوحفص عمر بن محمد سہروردی (شیخ شہاب الدین عمر سہروردی)، انجب بن ابوسعادات، ابوبکر بن بہروز الطبیب، ابوتمام علی بن ابوفخار، ابوطالب بن قبیطی اور ابوبکر محمد بن سعید بن خازن نے احادیث روایت کیں۔ عمر بن علی قرشی نے تو شیخ ابوزرعہ سے "سنن ابن ماجہ "سبقاً پڑھی۔"[32]

شیخ ابوزرعہ نے ہمدان میں 7ربیع الثانی 566ھ بروز بدھ کو دار فنا سے دارِ بقاء کی طرف رحلت فرمائی۔[33]

شیخ سہروردی نے ان سے 23ربیع الاوّل 558ھ احادیث کی سماعت کی جن میں سے ایک یہ ہے: اخبرنا ابو زرعه طاهر بن محمد بن طاهر بن علی بن محمد الصوفی الشیبانی المقدسی رحمة الله قراءة علیه و انا اسمع فی یوم الجمعه ثالث عشرین شهر ربیع الاوّل سنة ثمان و خمسین و خمس مائة اخبرنا ابو الفتح عبدوس بن عبدالله بن عبدوس قراءة علیه اخبرنا ابوبکر محمد بن احمد الطوسی حدثنا محمد بن یعقوب الأصم حدثنا ابو الفضل العباس بن الولید بن مزید العذری البیروتی اخبرنا عقبه هو ابن علقمه المعافری اخبرنا الاوزاعی حدثنی الزهری حدثنی محمد أبان حدثنی القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه حدثتنی عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من نذرأن یعصی الله فلا یعصه۔[34]

ترجمہ: شیخ ابوزرعہ طاہر بن محمد المقدسی نے ہمیں حدیث بیان کی۔۔۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی نافرمانی کی منت مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

5: القاضی ابو عبدالله محمد بن عبدالله البیضاوی

قاضی ابوعبداللہ بیضاوی شیراز کے قرب وجوار میں واقع شہر بیضاء میں پیدا ہوئے۔ علامہ زرکلی لکھتے ہیں: "ولد فی المدینة البیضاء (بفارس قرب شیراز)"[35]۔ اسی نسبت سے آپ بیضاوی کہلاتے ہیں۔ قاضی بیضاوی نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں ہی حاصل کی۔ بعد ازاں تبریز چلے گئے اور تکمیل تعلیم کے بعد وطن واپس لوٹ آئے۔ آپ شیراز کے قاضی کی مسند پر بھی فائز رہے۔ ڈاکٹر السید حسین ذہبی لکھتے

ہیں:" ولی القضاء بشیراز "[36]۔ پروفیسر اختر راہی نے آپ کے مسند قضاء پر متمکن ہونے کا سبب اس طرح بیان کرتے ہیں:"تبریز میں ایک علمی مجلس میں علامہ بیضاوی نے شرکت کی چونکہ آپ اس شہر میں معروف نہ تھے اور کسی سے جان پہچان نہ تھی۔ اس لیے مجلس کے آخر میں بیٹھنے کی جگہ ملی۔ مدرس نے دوران درس ایک عمدہ نقطہ بیان کیا اور سامعین سے اس کی وضاحت کے لیے سوال کیا تو علامہ بیضاوی کھڑے ہوئے اور نہایت عمدہ انداز سے بحث کی کہ مدرس بھی متعجب ہوا۔ مدرس نے بار دیگر اسی بحث کو بیان کرنے کے لیے کہا تو بیضاوی نے وہی گفتگو دہرادی اور بطور استفسار فرمایا کہ اس بحث میں ایک غلطی ہے۔ ذرا آپ اس کی تصحیح کر دیں۔ مدرس لاجواب ہوگئے۔ اہل علم کی اس مجلس میں وزیرِ مملکت موجود تھا۔ اس نے بیضاوی کو قریب بُلایا احوال دریافت کئے۔ علامہ بیضاوی نے عہدۂ قضاء کے لیے درخواست کی۔ وزیر نے خلعتِ فاخرہ سے نوازا اور عہدۂ قضاء پر فائز ہوئے۔"[37]

اللہ تعالیٰ نے قاضی بیضاوی کو بہت سے اوصاف حمیدہ سے نوازا تھا جن میں آپ کے معاصرین رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ علامہ بیضاوی مفسر بھی تھے اور محدث بھی۔ آپ نے بہت سی کتب تحریر کی ہیں۔ علامہ بیضاوی تبریز میں سبکی اور اسنوی کی رائے کے مطابق 691ھ میں فوت ہوئے[38]۔ شیخ سہروردی نے قاضی بیضاوی سے 556ھ میں احادیث کی سماعت کی۔ ان میں سے ایک یہ ہے:

اخبرنا القاضی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد البیضاوی [(قراءۃ علیه و انا أسمع فی) سنة ست و خمسین و خمس مائة]، أخبرنا ابو الخطاب نصر بن احمد بن البطر، أخبرنا ابو محمد عبداللہ بن عبید اللہ بن یحییٰ بن زکریا البیع، حدثنا القاضی ابو عبداللہ الحسین بن اسماعیل المحاملی، حدثنا یوسف بن موسیٰ، حدثنا جریر عن الأعمش، عن ابراهیم التیمی، عن أبیه، عن ابی مسعود قال: انی لأضرب غلامالی اذ سمعت صوتا من خلفی أعلم أبا مسعود قال فجعلت لا ألتفت إلیه من الغضب حتی غشینی، فاذا هو رسول اللہ ﷺ، قال: فلما رایته وقع السوط من یدی من هیبته، فقال لی رسول اللہ ﷺ: للہ آقدر علیك منك علی هذا، فقلت: واللہ یا رسول اللہ، لا أضرب غلامالی ابداً"[39]

ترجمہ: شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی فرماتے ہیں کہ ہمیں قاضی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بیضاوی نے بیان کیا (یہ حدیث شیخ نے علامہ بیضاوی کے سامنے بیان ہوتے سماعت کی (یہ حدیث شیخ نے علامہ بیضاوی سے 556ھ میں سنی)۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے پیچھے سے آواز سُنی۔ اے ابو مسعود جان لو! (حضرت ابو مسعود) فرماتے ہیں کہ میں نے غصے سے مُڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ کے رعب سے میرے ہاتھ سے درہ نیچے گر گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ "اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔" میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم میں آئندہ کبھی بھی غلام کو نہیں ماروں گا۔

6: ابو بکر احمد بن المقرب الکرخی

شیخ عمر سہروردی نے مشیخہ میں چھٹے شیخ حدیث ابو بکر احمد کرخی کو ذکر کیا ہے۔ ذھبی نے ان کے درج ذیل القابات و اوصاف ذکر کیے ہیں: الشیخ، الجلیل، الثقة، المسند، دَیّن، کیّس، متودّد، صحیح السماء[40]۔ شیخ ابو بکر احمد کرخی نے جید علماء سے سماعِ حدیث کیا۔ عبد الحی حنبلی لکھتے ہیں: سمع: طراداً الزینبی، ابن طلحه النعالی و ابن سوّار[41]" آپ نے طراد زینبی، ابن طلحہ نعالی اور ابن سوّار سے سماع حدیث کیا"

جبکہ "المنتظم" میں ابن النظر کو بھی آپ کے اساتذہ حدیث میں شامل کیا گیا ہے۔"روی عن طراد و ابن النظر و غیرھما"[42]۔ آپ سے سمعانی، ابن جوزی، عبد الغنی، موفق، عبد اللطیف القطبیطی، ابن خازن، حسین بن رئیس الرؤسا اور دیگر لوگوں نے روایت کیا ہے[43]۔ ابو بکر احمد بن المقرب نے ذی الحجہ 563ھ میں دارِ فانی سے کوچ فرمایا[44]۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے ابو بکر احمد الکرخی سے ۱۲ ربیع الآخر ۵۶۲ھ بروز جمعہ المبارک سماع حدیث کیا۔ شیخ سہروردی بیان فرماتے ہیں:و به، قال المحاملی: حدثنا یعقوب بن ابراهیم الدورقی، حدثنا اسماعیل بن ابراهیم، حدثنا سعید الجریری عن ابی نضرة حدثنا أو قال: حدثنی من شهد خطبة رسول الله ﷺ بمنی فی وسط أیام التشریق وهو علی البعیر فقال: یا أیها الناس؛ ألا ان ربکم عزوجل واحد، ألا لا فضل لعربی علی عجمی ألا لا فضل لأسود علی أحمر إلا بالتقوی، ألا بلغت؟ قالوا: بلی۔ قال: لیبلغ الشاهد الغائب ألا هل بلغت؟ قالوا: نعم قال: لیبلغ الشاهد و الغائب"[45]

ترجمہ: شیخ ابو بکر احمد سے روایت۔۔۔ ابو نضرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا / مجھے بیان کیا (راوی کو شک ہے) اس شخص نے جو ایام تشریق کے دوران منیٰ میں خطبہ رسول اللہ ﷺ میں حاضر تھا اور رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور کسی کالے کو سرخ پر فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔ کیا میں نے پیغام پہنچادیا؟ انہوں (صحابہ) نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچادے۔ (پھر پوچھا) کیا میں پیغام پہنچادیا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ فرمایا کہ حاضر غائب کو (پیغام) پہنچادے۔

7: ابو القاسم یحیی بن ثابت بن بندار بقال

آپ کا نام یحییٰ بن ثابت بن بندار ہے۔[46] الشیخ الجلیل، المسند العالم کے القابات سے ملقب ہیں[47]۔ ابو القاسم دینوری نے اپنے والد گرامی المقری ابو المعالی، ابن طلحہ لغالی، طراد بن محمد زینبی اور دیگر محدثین سے سماع حدیث کیا۔ صحیح، موطا اور دیگر کچھ کتب اپنے والد محترم سے پڑھیں[48]۔ جن اصحاب علم و فضل نے آپ سے حدیث روایت کی وہ یہ ہیں:"سمعانی، عمر بن علی قرشی، ابن جوزی، ابن قدامه، عبدالغنی الحافظ، الموفق عبداللطیف فخر اربلی، ابو المنجابن اللتّی، ابو حفص سهروردی، محمد بن عماد، عبدالعزیز بن باقا، عبداللطیف بن محمد، ابو الکرم محمد بن دلف اور علی بن فائق وغیرہ۔"[49]

کچھ لوگوں نے ابو القاسم الدینوری سے بالاجازت احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں حافظ ابو القاسم ابن عساکر اور رشید بن مسلمہ شامل ہیں[50]۔ شیخ موصوف نے 5 ربیع الاوّل 566ھ کو 85 سال کی عمر میں وفات پائی۔[51]

شیخ شہاب الدین سہروردی نے شیخ ابو القاسم یحییٰ سے 12 ربیع الثانی 562ھ کو حدیث کی سماعت کی۔ شیخ سہروردی نے شیخ کی سند کے ساتھ جو روایات ذکر کی ہیں ان میں سے ایک درج ذیل ہے:أخبرنا ابو القاسم یحییٰ بن ثابت بن بندار بن ابراهیم البقال (قراۃ علیه و انا اسمع فی یوم الجمعة ثانی عشر ربیع الآخر) سنة اثنتین و ستین و خمس مائة، اخبرنا ابو عبدالله النعالی، اخبرنا ابو عمر الفارسی (قرأة علیه فاقّر به) حدثنا المحاملی، حدثنا محمد بن عمرو بن حنان، حدثنا بقیة، حدثنی عمر بن جعثم، حدثنی عمرو بن قیس سمعت عبدالله بن بسر یقول: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: طوبیٰ لمن طال عمره و حسن عمله"[52]

ترجمہ: ہمیں ابو القاسم یحییٰ بن ثابت بقال نے خبر دی (ان کے سامنے اس روایت کی قرات ہو رہی تھی تو میں نے سماعت 12 ربیع الاخر 562ھ بروز جمعہ کو)۔۔۔ عمرو بن قیس نے بیان کیا۔ میں نے عبد اللہ بن بسر سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خوشخبری ہو اس کے لیے جس عمر طویل اور اعمال اچھے ہوں۔

8: ابو محمد عبدالله بن منصور بن ہبة الله الموصلی

تذکرہ نگاروں نے آپ کا اسم گرامی "عبد اللہ بن منصور بن عبد اللہ بن الموصلی البغدادی" اور کنیت "ابو محمد" ذکر کی ہے[53]۔ آپ کے اساتذۂ حدیث کے ضمن میں یہ نام مذکور ہیں: "مبارک بن عبد الجبار الطیوری الصیرفی سے آپ نے "کتاب السنن لابي جعفر محمد بن الصباح" مکمل روایت کی"[54]۔ ابن العماد حنبلی نے آپ کے ایک اور استاد کا نام ذکر کیا ہے: "و سمع من النعالی"[55]۔ شیخ ابو محمد عبد اللہ الموصلی سے "کتاب السنن" الموفق عبد اللطیف بن یوسف بغدادی نے روایت کی۔[56]

"مات سنة سبع و ستين و خمس مائة وله ثمانون سنة"[57] "شیخ ابو محمد عبداللہ موصلی نے 80 سال کی عمر میں 567ھ وصال فرمایا۔"

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے شیخ موصوف سے 2 رمضان المبارک 556ھ بروز ہفتہ احادیث کی سماعت کی۔ "مشیخۃ سہروردی" میں شیخ ابو محمد عبد اللہ الموصلی سے روایت کردہ دو احادیث کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی درج ذیل ہے: اخبرنا ابو محمد عبدالله بن منصور بن هبة الله الموصلی (قراءة علیه و انا اسمع فی یوم السبت ثانی شهر رمضان من) سنة ست و خمسين و خمس مائة، أخبرنا ابو عبدالله النعالی أخبرنا ابو عمر بن مهدی، حدثنا المحاملی، حدثنا يوسف بن موسىٰ القطان، حدثنا جرير، عن عبدالله بن يزيد (الصهبانی) عن كُميل قال، قال: عمر بن الخطاب: كنت مع رسول الله ﷺ و معه ابو بكر و من شاء الله عزوجل فمررنا بعبد الله بن مسعود وهو يصلی، فقال رسول الله ﷺ: من هذا الذی يقرأ؟ فقيل له: هو عبدالله بن ام عبدالله، فقال ان عبدالله يقرأ القرآن غضا كما انزل فاثنی عبدالله علی ربه و حمد كاحسن ما أثنی عبد علی ربه و حمده ثم سأله فاخفی المسألة، وسأله كأحسن ما سال عبد ربه عزوجل ثم قال: اللهم إني أسالك إيماناً لا يرتد و نعيما لا ينفد، و مرافقة محمد ﷺ فی أعلی عليين فی جنانه جنان الخلد۔ و قال رسول الله ﷺ: سل تعطه سل تعطه فانطلقت لأ بشره، فوجدت أبابكر قد سبقني و كان سباقاً بالخيرات رضی الله عنه"[58]

ترجمہ: ابو محمد عبد اللہ بن منصور بن ہبۃ اللہ موصلی نے ہمیں خبر دی۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں" میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور چند دیگر لوگ ساتھ تھے۔ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس سے گذرے وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون تلاوت کر رہا ہے؟ عرض کی گئی "یہ عبد اللہ بن ام عبد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا عبد اللہ قرآن کی تلاوت ایسے عمدہ انداز میں کرتے ہیں جیسا اس کا حق ہے۔ حضرت عبد اللہ نے ایسے اچھے انداز سے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جس طرح بندہ کو کرنی چاہیے۔ پھر اللہ سے سوال کیا لیکن اپنے سوال کو مخفی رکھا البتہ بڑے خوبصورت انداز میں رب سے مانگا۔ پھر انہوں نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! میں تجھ سے کامل ایمان، نہ ختم ہونے والی نعمتوں اور جنت خلد اور اعلیٰ علیین میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کا

سوال کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے دو بار سوال کرو تجھے عطا کیا جائے گا، سوال کرو تجھے عطا کیا جائے گا۔ فرمایا: (حضرت عمر فرماتے ہیں) کہ میں ان کی طرف گیا تا کہ انہیں (اجابت دعا کی) خوشخبری سناؤں لیکن حضرت ابو بکر میرے سے سبقت لے چکے تھے اور آپ نیکی کے کاموں میں بہت زیادہ سبقت لے جاتے تھے۔

9: ابو المعمر عبدالله بن سعد بن الحسین من الحاطر

مشیخہ سہروردی میں شیخ موصوف سے بھی شیخ الشیوخ نے سماعِ احادیث کیا ہے۔ شیخ ابو المعمر کی ولادت ۴۸۰ھ میں ہوئی۔[59] آپ کا اسم گرامی الامام المقری، المجود، ابو المعمر عبدالله بن سعد بن الحسین بن الهاطر البغدادی، العطار، الوزّان، الأزجی یعرف بحذیفه[60]۔ آپ کے معروف نام حذیفہ ہونے کی وجہ ابن العماد یہ لکھتے ہیں:

وهو حذيفة المقدم كان اسمه حذيفة فغيزه و صار يكتب عبدالله[61]

آپ نے قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔قرأ القرآن با لروایات علی ابی الخطاب بن الجراح[62]۔ علم فقہ ابو الخطاب سے حاصل کیا[63]۔ آپ نصر بن البطر، نعالی، ابو الفضل بن خیرون اور حسین بن البسری سے کثیر احادیث کی سماعت کی[64]۔ابن رجب لکھتے ہیں: "آپ نے ابو الفضل بن خیرون، ابو الحسن بن ایوب، ابو عبد اللہ بن طلحہ بن بطر اور ابو القاسم ربعی سے سماعت حدیث کی۔"[65]

آپ سے حدیث کی سماعت و روایت کرنے والوں میں یہ حضرات شامل ہیں:"ابن الاخضر، احمد بن البندینجی، عمر السہروردی اور طاؤس بن احمد الدقاق۔"[66]

شیخ ابو المعمر 8 رجب بروز سوموار کو فوت ہوئے اور جنازہ شیخ عبد القادر گیلانی نے اگلے روز پڑھائی اور باب الحرب کے پاس دفن کیا گیا[67]۔ابن الدبیثی لکھتے ہیں:" آپ رجب 560ھ میں فوت ہوئے"[68]۔ شیخ سہروردی کی آپ سے مرویات میں سے ایک روایت یہ ہے:

و به حدثنا يوسف بن موسىٰ، حدثنا عبدالله بن نمير، عن الحجاج عن الزهرى عن ايوب بن بشير، فذكر، قال ابن نمير عن حكيم بن حزام، قال: قلت يا رسول الله ﷺ: "اى الصدقة افضل؟ قال: الصدقة على ذى الرحم الكاشح[69]

ترجمہ: شیخ ابو المعمر سے روایت ہے۔۔۔ حضرت حکیم بن حزام بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ صدقہ جو ناراض رشتہ دار کو دیا جائے۔

10: ابو بکر سلامہ بن احمد عبد المالک بن الصدر

ابو بکر سلامہ بھی شیخ سہروردی کے اساتذہ حدیث میں سے ہے۔ ان سے شیخ نے ۵۵۶ھ میں حدیث کی سماعت کی۔ جیسا کہ آنے والی حدیث کی سند سے واضح ہوتا ہے۔ "شیخ ابو بکر نے رزق اللہ تمیمی، ابن الباصر، طراد زینبی اور النعالی سے سماعت حدیث کیا"[70]۔ شیخ ابو بکر بن سلامہ 8 ربیع الاوّل 558ھ کو فوت ہوئے[71]۔ شیخ سہروردی نے شیخ ابو بکر سلامہ سے جن احادیث کی سماعت کی ان میں سے ایک یہ ہے:

أخبرنا ابوبكر سلامة بن احمد بن عبدالملك بن الصدر (قرأة عليه و انا اسمع) فى جمادى الآخرة سنة ست و خمسين و خمس مائة، أخبرنا ابو الخطاب نصر بن احمد البطر (الفارسى) اخبرنا ابو الحسن محمد بن احمد بن محمد احمد بن رزقويه فى سنة

احدی عشرۃ و اربع مائۃ، اخبرنا ابو علی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل الصفار (قراءۃ علیہ)، حدثنا محمد بن سنان بن یزید المقرئ البصری، حدثنا بشر بن عمر حدثنا لیث، عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن سعید بن یزید سمعہ یقول إن رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أوصنی؟ قال: أوصیك أن تستحی من اللہ عزوجل کما تستحی رجلا من صالحی قومك[72]

ترجمہ: ابو بکر بن سلامہ بن احمد نے ہمیں بیان کیا(آپ کے سامنے یہ حدیث پڑھی جارہی تھی کہ میں نے سنا) جمادی اخریٰ 556ھ میں۔۔۔ سعید بن یزید سے روایت ہے انہوں نے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے سنا کہ "مجھے وصیت فرمائیں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم اللہ سے اسی طرح حیا کیا کرو جس طرح تم اپنے خاندان کے نیک بندے سے حیا کرتے ہو۔

11: الشیخ العالم ابو الحجاج یوسف بن محمد بن مقلد الدمشقی

شیخ شہاب الدین سہروردی نے مشیخۃ میں انہیں گیارہویں شیخ کے طور پر ذکر کیا ہے۔ ابن منظور نے آپ کے حالات میں آپ کی مختلف کنیتیں ذکر کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: "آپ کی کنیت ابو الحجاج، ابن الجماہری اور ابو الفتح ہے اور آپ ابن الدونقی کے نام سے معروف ہیں۔"[73]

شیخ ابن الدونقی کے احوال سے تذکرہ نگاروں نے صرف نظر کیا ہے۔ چند معلومات میسر آئی ہیں جو درج ذیل ہیں: "حافظ ابن عساکر کا قول ہے کہ آپ نے دمشق سے بغداد کی طرف سفر کیا۔ میں آپ کے ساتھ تھا اور بغداد میں ہی سکونت اختیار کرلی اور منازل سلوک طے کیں اور علم الخلاف کے مسائل میں مناظرہ کرتے تھے اور مجلس وعظ بھی منعقد کرتے تھے اور وعظ و نصیحت کے لیے بغداد سے موصل بھی تشریف لے جاتے تھے۔ آخری عمر میں آپ دمشق واپس لوٹ آئے درآنحالانکہ انہیں استسقاء(پیٹ میں پانی بھر جانے کی بیماری) کی بیماری لاحق ہوچکی تھی۔ میں نے ان کے گھر میں ان کی عیادت کی تو انہوں نے اپنے حافظہ میں سے تین احادیث میرے بیٹے ابو الفتح کے لیے بیان فرمادیں۔"

انہوں نے اپنی مرض الموت میں ہمیں کہا کہ میں اللہ کی ذات کے متعلق عقیدہ تشبیہ سے برأت کا اعلان کرتا ہے۔ آپ کا وصال صفر 558ھ میں ہوا۔[74] شیخ شہاب الدین سہروردی نے ان سے روایات لیں ہیں جن میں سے ایک امام قشیری کا قول اور دو احادیث ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث درج ذیل ہے: اخبرنا یوسف بن محمد اخبرنا زاھر بن طاھر اخبرنا الأمام ابو القاسم عبدالکریم بن ھوازن القشیری إملاء اخبرنا ابو نعیم الاسفرائینی اخبرنا ابو عوانۃ حدثنا یونس بن عبدالاعلیٰ و احمد بن شیبان قالا حدثنا سفیان بن عیینہ عن ابی النضر سمعت عمیراً مولی ام الفضل بن عباس "شك الناس یوم عرفۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أصائم ھو؟ فقالت ام الفضل انا اعلم لکم ذلك، فبعثت الیہ بقدح من لبن فشر بہ"[75]

ترجمہ: یوسف بن محمد نے ہمیں بیان کیا۔۔۔ ابو نضر راوی ہیں کہ میں نے عمیر مولی ام الفضل بن عباس سے سنا کہ: "عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے روزہ دار ہونے کے بارے شک ہوا تو ام الفضل نے کہا کہ میں اس کے متعلق آپ کو بتاتی ہوں۔ انہوں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں دودھ کا پیالہ بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے نوش فرمالیا۔

12: القاضی ابو الرشید احمد بن محمد بن القاسم الابھری الخفیفی

آپ کا نام احمد بن محمد بن ابی القاسم الخفیفی (خ معجمہ اور فاء کے ساتھ) اور کنیت ابو الرشید، ابھر زنجان آپ کا وطن ہے۔[76]

شیخ ابو الرشید ابھری عنفوان شباب میں بغداد تشریف لے آئے اور ایک عرصہ تک فقہ کا درس دیتے رہے اور محدثین سے سماعت حدیث کرتے رہے (محدث کے مقام پر فائز ہوگئے) پھر شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی کی صحبت اختیار کرلی۔ بعد ازاں دنیا سے قطع ہوکر خلوت نشین ہوگئے اور آپ سے کرامات کا ظہور بھی ہوا۔ 12 سال تک خلوت نشین رہے[77]۔ خلوت نشینی کے دوران علوم وکلام کے باب آپ پر واہوئے، صفدی لکھتے ہیں:

و فتح علیه بالکلام و جلس فی الخلوة اثنتی عشرة سنة و قد کتب من کلامه ما یقارب ثماینن مجلدة۔[78]

ترجمہ: آپ پر کلام کے باب کھل گیا۔ آپ 12 سال خلوت نشین رہے اور اپنے کلام کو ضبط تحریر میں لائے جو تقریباً 80 جلدیں بنتی ہیں۔

"آپ شونیزیہ میں ۵۷۷ھ کو فوت ہوئے۔"[79]

شیخ سہروردی نے "مشیخۃ" میں ان کی سند سے دو روایات نقل کی ہیں۔ پہلی روایت یہ ہے: اخبرنا القاضی ابو الرشید احمد بن محمد بن ابو القاسم الابھری، الخفیفی قرءاة علیه فی یوم عید النحر سنة ست و خمسین و خمس مائة، اخبرنا الحافظ ابو القاسم المستملي اخبرنا ابو عثمان سعید بن محمد البحیری، اخبرنا ابو عمرو محمد بن حمدان حدثنا الحسن بن سفیان حدثنا جبارہ بن المغلس، حدثنا حماد بن یحیی الأبح، عن الحکم بن عتیبة، عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی عن علی بن ابی طالب قال "امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین بعث معی بالهدی أن اتصدق بجلودها و جلالها ولا اعطی الجازر منها شیئا، و معی مائة نکرمه۔[80]

ترجمہ: قاضی ابو الرشید احمد بن محمد ابھری خفیفی نے بیان کیا (آپ کے سامنے اس کی قرأت 10 ذوالحجہ 556ھ کو کی گئی)۔۔۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے ہدی (قربانی کا جانور) دے کر بھیجا تو حکم فرمایا کہ اس کی کھال اور جھول صدقہ کردوں اور ان سے کوئی چیز قصاب کو (بطور اجرت) نہ دوں۔ میرے پاس ایک سو تھے جس میں سے اجرت دوں۔

13: ابو المرجاء سالم بن عبدالسلام علوان البوازجی (المعروف بابن ربع)

شیخ شہاب الدین سہروردی کے تیرھویں استاذِ حدیث ہیں۔ "سالم بن عبدالسلام بن علوان بن عبدون ابو المرجاء الصوفی المعروف بالبوازیجی"[81]۔ شیخ ابو المرجاء بوازیجی نے فقہ کا علم بغداد میں حاصل کیا[82]۔ زاہر بن طاہر الشحامی سے سماع حدیث کیا۔ بعد ازاں منازل سلوک طے کرنے کیلئے شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی کی صحبت اختیار کی[83]۔ ابن ناصر الدین نے آپ کے تلامذہ حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ: سمع منه الشیخ شهاب الدین عمر السهروردی[84]۔ "آپ سے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے سماع حدیث کیا۔"

آپ کا وصال 582ھ میں ہوا[85]۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے ان سے جو سماع حدیث کیا اس میں سے ایک یہ روایت ہے:

اخبرنا القاضی ابو المرجی سالم بن عبدالسلام بن علوان البوازیجی المعروف بابن الرُّبع (قراءة علیه و انا اسمع فی ذی الحجة من سنة ست و خمسین و خمس مائة) حدثنا ابو القاسم اخبرنا ابو سعد الکنجروذی اخبرنا ابو سعید محمد بن بشر البصری اخبرنا ابو لبید محمد بن ادریس أخبرنا سوید بن سعید حدثنا عبدالرحیم بن زید العمی عن ابیه عن وهب بن منبه عن معاذ بن جبل

قال: قال رسول الله ﷺ: من احیاء اللیالی الأربع وجبت له الجنة: لیلة التروية، و لیلة عرفة و لیلة النحر ولیلة الفطر[86]

ترجمہ: قاضی ابو المرجی سالم بن عبد السلام البواز یجی نے ہمیں بیان کیا جب ان کے سامنے اسے پڑھا جا رہا تھا تو میں نے ذوالحجہ 556ھ کو سنا۔۔۔ حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے چار راتوں میں عبادت کی اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(1)شب ترویہ (2)شب عرفہ (3)شب عید الاضحیٰ (4)شب عید الفطر۔

14: الشيخ الفقيه ابو القاسم عبدالله بن عمر

آپ 502ھ میں پیدا ہوئے[87]۔ ابن نقطہ آپ کے اسم گرامی کے متعلق لکھتے ہیں: آپ کا نام عبد اللہ بن عمر بن محمد بن الحسین بن علی بن محمد البلخی الفقیہ ابن الظریف ہے۔ و یقال له الظریفی[88]۔ "اور آپ کو الظریفی بھی کہا جاتا ہے۔"

شیخ الظریفی نے علی بن احمد بن الاسلامی اور عمر بن محمد البسطامی سے حدیث روایت کی[89]۔ شیخ الظریفی بلخ کے رہائشی تھے (آپ کے نام ساتھ ابن نقطہ نے البلخی کی نسبت ذکر کی ہے) اور جامعہ نظامیہ میں تدریس فرماتے رہے[90]۔ شیخ سے دار قطنی اور آپ کے صاحبزادے ابو الحیاۃ محمد بن عبد اللہ بن عمر بن الظریف الواعظ نے احادیث روایت کیں[91]۔ آپ کا وصال 596ھ میں ہوا۔[92]

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے شیخ الظریفی سے درج ذیل روایت کی سماعت کی ہے:

به حدثنا ابو عوانة، عن ابی بشر عن حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری عن ابی هریره قال: قال رسول الله ﷺ افضل الصیام بعد شهر رمضان شهر المحرم و افضل الصلاة بعد الفریضة صلاة اللیل[93]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر بلخی سے روایت ہے۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزہ کے بعد افضل روزہ محرم کا ہے اور فرض نمازوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

15: بشریٰ/ بشارة بن الرئیس ابی السعادة مسعود بن موھوب

مشیخہ سہروردی میں شیخ عمر سہروردی نے جن اساتذہ حدیث کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے آخری نام مذکورہ بالا محدثہ کا ہے۔ اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ صوفیہ نے صنف کی تمیز کیے بغیر علم دین کی تحصیل کی۔ بایں وجہ شیخ سہروردی نے بھی محدثہ موصوفہ سے احادیث کی سماعت کی۔ محدثہ موصوفہ کے متعلق جو معلومات دستیاب ہو سکیں وہ درج ذیل ہیں:

هذه الشیخة من بیت الحدیث ابوها محدث، و زوجها ابو المعمر المبارك بن احمد الانصاری محدث ایضاً و كانت صالحة[94]۔ "شیخہ کا محدثین کے گھرانے سے تعلق ہے۔ ان کے والد گرامی محدث تھے اور ان کے شوہر ابو المعمر مبارک بن احمد انصاری بھی محدث تھے۔ شیخہ انتہائی پارسا تھیں۔"

شیخ شہاب الدین سہروردی نے شیخہ بشارہ سے چار احادیث کی سماعت کی: اخبرتنا بشاره بنت الرئیس ابی السعادات مسعود بن موهوب قراءة علیها (و انا سمع فی جمادی الآخرة سنة ست و خمسین و خمس مائة) اخبرنا ابو عبدالله الحسین ابن علی بن احمد البسری أخبرنا عبدالله بن یحییٰ بن عبدالجبار قرئ علی اسماعیل بن محمد الصفار، حدثنا سعدان بن نصر، حدثنی موسیٰ بن داود

عن زهير عن يحيیٰ بن سعيد عن نافع عن ابن عمران النبی ﷺ نهی أن يسافر بالقرآن الی ارض العدو محافة أن يناله العدو[95]

ترجمہ: حضرت بشارہ بنت الرئیس کے سامنے پڑھا جارہا تھا اور میں نے جمادی اخری 556ھ کو (یہ حدیث) ان سے سماعت کی۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "نبی کریم ﷺ نے دشمن کے علاقہ میں قرآن ساتھ رکھ کر سفر کرنے سے منع فرمایا اس خدشہ کی وجہ سے کہ دشمن نہ لے لے۔

خلاصہ بحث

مذکورہ سطور سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی شافعی المسلک صوفی تھے اور حدیث پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ اس مقصد کے لیے آپ نے اپنے دور کے جلیل القدر محدثین سے استفادۂ علمی کیا۔ جن میں شیخ ابو النجیب عبد القاہر، ابو زرعہ طاہر بن محمد اور قاضی البیضاوی جیسی عظیم علمی شخصیات شامل ہیں۔ اس ضمن میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ نے بلا تمیز جنس حدیث کا علم حاصل کیا۔ بایں وجہ آپ کے شیوخ حدیث میں ایک خاتون محدثہ بشارۃ بن الرئیس بھی شامل ہے۔ اس کے لیے آپ نے مختلف بلاد و امصار کا سفر بھی کیا۔ اسی لیے آپ نے فرامین نبوی ﷺ کی روشنی میں لوگوں کا تزکیۂ نفس اور اصلاح فرمائی اور اپنی کتب میں بھی جابجا احادیث کا ذکر کیا۔ جس کا بین ثبوت آپ کی مشہور زمانہ اپنی کتاب "عوارف المعارف" کے مطالعہ سے ملتا ہے۔ آپ نے انہی اساتذہ کی مرویات "عوارف المعارف" اور اپنی دیگر کتب متعدد مقامات پر ذکر کی ہیں۔

مصادر و مراجع

[1] یوسف بن قزاوغلی، ابو المظفر، مراة الزمان فی تاریخ الاعیان، حیدرآباد دکن، مجلس دائرة المعارف الاسلامیہ، 1952ء، ج2، ص679

[2] سبکی، عبدالوہاب بن علی، تاج الدین، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، عیسیٰ البابی الحلبی و شرکاۂ، اولی، ج8، ص238

[3] سہرورد کے متعلق یاقوت حموی لکھتے ہیں؛"بضم اوله و سکون ثانیه و فتح الراء و الواو و سکون الراء و دال مهمله بلدة قريبة من زنجان بالجبال" (پہلے لفظ کے ضمہ، دوسرے کے سکون، راء اور واؤ کے فتحہ (دوسری راء کے سکون اور دال بھی ساکن ہے) زنجان کے پہاڑوں کے قریب ایک علاقہ ہے (یاقوت حموی، معجم البلدان، بیروت، دار صادر، ج3، ص289)

[4] جامی، عبدالرحمن، نفحات الانس من حضرات القدس (فارسی)، از انتشارات کتاب فروشی محمودی، 1337ھ، ص472

[5] الدمیاطی، احمد بن ایبك، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد، حیدرآباد دکن، مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، 1979ء، اولیٰ، ص209

[6] ذہبی، محمد بن احمد، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1971ء، ج13، ص524

[7] Arberry, A.J., The Techers of Shihab al-Din Umar al-Suhrwardi, Bulletin of the Oriental & African Studies, University of London, vol.13, No. 2 (1950), pp.339

[8] ذہبی، محمد بن احمد، سیر أعلام النبلاء، بیروت، موسسة الرسالة، 1405ھ، الثالثۃ، ج20، ص476

[9] یاقوت حموی، معجم البلدان، ج3، ص289

[10] قادری، حکیم شمس اللہ، شیخ شہاب الدین سہروردی، لاہور، بیکن ہاوس، ص11

[11] ابن اثیر، محمد بن محمد بن عبدالکریم، اللباب فی تہذیب الانساب، بیروت، دار صادر، ج2، ص157

[12] ذہبی، محمد بن احمد، العبر فی خبر من غبر، الکویت، التراث العربی، 1984ھ، ج4، ص181-182

[13] نفحات الانس (فارسی)، ص417

[14] الیافعی، عبدالله بن اسعد عفیف الدین، مراة الجنان و عبرة الیقظان فی معرفة ما یعتبر من حوادث الزمان، بیروت، دارالکتب العلمیه، الطبعه الاولیٰ، 1997ء، ج3، ص280

[15] ابن خلکان، احمد بن محمد، وفیات الاعیان، بیروت، دار صادر، 1900ء، ج3، ص204

[16] معجم البلدان، ج3، ص205

[17] ابو داؤد، سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، بیروت، مکتبه العصریه، رقم الحدیث 4941

[18] ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج20، ص393

[19] ایضاً، ص394

[20] ایضاً

[21] یوسف بن تغری، ابو المحاسن، النجوم الزاهره فی ملوك مصر و القاهره، مصر، وزارة الثقافة و الارشاد القومی دارالکتب، ج5، ص362

[22] بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبدالله، صحیح بخاری، دارطوق والنجاة، 1422ھ، الطبعۃ الاولیٰ، رقم الحدیث 53

[23] صفدی، خلیل بن ایبك، الوافی بالوفیات، بیروت، داراحیاء التراث، 1420ھ، ج3، ص173

[24] سیر أعلام النبلاء، ج20، ص481

[25] ایضاً، ص482

[26] الحنبلی، عبدالحی بن العماد، شذرات الذهب فی اخبار من ذهب، قاہره، مکتبه القدسی بجوار الازہر، 1350ھ، ج4، ص209

[27] ابن جوزی، عبدالرحمن بن علی، ابو الفرج، المنتظم فی تاریخ الملوك و الامم، بیروت، دارلکتب العلمیه، 1412ھ، ج18، ص185

[28] ابن ماجه، محمد بن یزید، سنن ابن ماجه، بیروت، داراحیاء الکتب العربیة، (س ن)، رقم الحدیث 4170

[29] ابن نقطه، محمد بن عبدالغنی بن ابی بکر، التقیید لمعرفة رواة السنن و المسانید، بیروت، دارالکتب العلمیه، ۱۹۸۸ء، طبع اولیٰ، ص304

[30] ایضاً

[31] ایضاً

[32] تاریخ الاسلام للذهبی، ج39، ص247

[33] التقیید لابن نقطه، ص304

[34] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، سنن الترمذی، مصر، شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابی الحلبی، 1395ھ، رقم الحدیث 1526

[35] الزرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، دار العلم للملایین، الطبعه الخامسة عشر، 2004ء، ج4، ص110

[36] الذہبی، محمد السید حسین، الدکتور، التفسیر و المفسرون، القاہره، مکتبه وهبة، ج1، ص21

[37] اختر راہی، پروفیسر، تذکرہ مصنفین درس نظامی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1398ھ، ص161

[38] التفسیر و المفسرون، ج1، ص211

[39]مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، بیروت، داراحیاء التراث العربي، 1280ھ، رقم الحدیث1659، بالفاظ مختلفة

[40]سیر أعلام النبلاء، ج20، ص473

[41]شذرات الذہب، ج6، ص345

[42]المنتظم فی تاریخ الملوك و الامم، ج18، ص177

[43]سیر أعلام النبلاء، ج20، ص473

[44]النجوم الزاهره، ج6، ص345

[45]مسند احمد، رقم الحدیث23489

[46]العبر، ج3، ص48

[47]سیر أعلام النبلاء، ج20، ص505

[48]شذرات الذہب، ج6، ص362

[49]سیر أعلام النبلاء، ج20، ص505-506

[50]ایضاً، ج20، ص506

[51]العبر، ج3، ص48

[52]سنن الترمذی، رقم الحدیث2329

[53]محمد بن احمد بن علی، تقی الدین، ذیل التقیید فی رواة السنن و الاسانید، بیروت، دارالکتب العلمیه، الطبعه الاولیٰ، 1410ھ، ج2، ص69

[54]ایضاً

[55]شذرات الذهب، ج6، ص368

[56]ذیل التقیید، ج2، ص69

[57]النجوم الزاہره، ج6، ص66

[58]متقی ہندی، علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الأقوال و الافعال، بیروت، موسسة الرسالة، 1401ھ، رقم الحدیث37205

[59]سیر أعلام النبلا، ج20، ص439

[60]ایضاً، ج20، ص438

[61]شذرات الذهب، ج6، ص315

[62]ایضاً

[63]سیر أعلام النبلا، ج20، ص438

[64]ایضاً

[65]ابن رجب، عبدالرحمن بن شهاب الدین احمد، ذیل علی طبقات الحنابله، شارع غیط النوبی، مطبعه السنة المحمدیه، 1372ھ، ج1، ص289

[66]سیر اعلام النبلاء، ج20، ص439

[67]شذرات الذهب، ج6، ص315

[68] ابن الدبیثی، محمد بن سعید، المختصر المحتاج الیہ من تاریخ الحافظ ابی عبداللہ، بغداد، مطبعۃ المعارف، 1371ھ، ج2، ص144، رقم774

[69] الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمن، مسند الدارمی المعروف بہ سنن الدارمی، السعودیۃ، دار المغنی للنشر، 1412ھ، رقم الحدیث1721

[70] Ohlander, Erik Stafen, Abu Hafs, Umar al-Suhrawardi and the Institutionalization of Sufism, USA, The University of Michigan, 2004, p.527

[71] مشیخۃ سہروردی (عربی)، ص68

[72] الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، القاہرہ، مکتبہ ابن تیمیہ، رقم الحدیث5539

[73] ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، ابو الفضل، مختصر تاریخ دمشق، دمشق، دار الفکر للطباعۃ و التوزیع و النشر، ط1، 1402ھ، 28، 91

[74] ایضاً

[75] صحیح بخاری، رقم الحدیث1661

[76] الصفدی، خلیل بن ایبک، صلاح الدین، الوافی بالوفیات، بیروت، دار احیاء التراث، 1420ھ، ج8، ص54

[77] ایضاً

[78] ایضاً

[79] ایضاً

[80] مسند احمد، رقم الحدیث 539 (بالفاظ مختلفۃ)

[81] السبکی، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج7، ص89

[82] ایضاً

[83] ابن ناصر الدین، محمد بن عبداللہ، توضیح المتشبہ فی ضبط اسماء الرواۃ و انسابھم و القابھم و کناھم، بیروت، موسسۃ الرسالۃ، 1993ء، ج1، ص629

[84] ایضاً

[85] ایضاً

[86] ابن عساکر، علی بن الحسن، تاریخ دمشق، دار الفکر للطباعۃ و النشر و التوزیع، 1415ھ، 43، 93

[87] السبکی، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج7، ص126

[88] ابن نقطہ، محمد بن عبدالغنی، تکملۃ الاکمال، مکہ مکرمہ، جامعہ ام القریٰ، الطبعہ الاولیٰ 1987ء، ج4، ص54

[89] توضیح المشتبہ، ج6، ص21

[90] السبکی، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج7، ص126

[91] توضیح المشتبہ، ج6، ص21

[92] ایضاً

[93] صحیح مسلم، رقم الحدیث1163

[94] الدمشقی، احمد بن المفرج، ابو العباس، المشیخہ البغدادیہ، موسسۃ الریان الطبعہ اولیٰ، 1425ھ، ج1، ص318

[95] صحیح مسلم، رقم الحدیث1869